CS (MAIN) Exam : 2017

CS (MAIN) Exam : 2017

اردو / URDU

(کمپلسری) / (COMPULSORY)

مقررہ وقت : 3 گھنٹے *Time Allowed : **Three** Hours*	کل مارکس : 300 *Maximum Marks : **300***

سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

برائے مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں

تمام سوالوں کے جواب لکھنے ہیں۔

ہر سوال یا سوال کے حصّے کا نمبر اس کے سامنے درج ہیں۔

جواب اردو (سم الخط) میں لکھیے۔

سوالوں کا طے شدہ الفاظ میں ہی جواب دیں۔ الفاظ کی تعداد حد سے زیادہ یا کم ہونے کی صورت میں نمبر کاٹے جا سکتے ہیں۔

اگر کسی صفحے کے کسی حصّے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اس پر کاٹ کا نشان لگا دیں۔

Question Paper Specific Instructions

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions :

All questions are to be attempted.

The number of marks carried by a question is indicated against it.

*Answers must be written in **URDU** unless otherwise directed in the question.*

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to and if answered in much longer or shorter than the prescribed length, marks may be deducted.

Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.

مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر تقریباً 600 الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے۔ **100**

(a ٹکنالوجی کے بڑھتے استعمال سے خطرے

(b سیکولرزم جمہوریت کی طاقت ہے

(c نوٹ بندی کے دُوررس فائدے

(d آیورویدا کی جانب مغربی ممالک کی بڑھتی ہوئی دلچسپی۔

مندرجہ ذیل کو اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس پر مبنی سوالات کے صاف، واضح اور جامع جواب لکھیے :
12×5=60

کتابیں انسانی دماغ کی بہترین غذا ہیں۔ کسی مفکر نے صحیح کہا ہے کہ انسان جو کچھ سوچتا ہے، غور کرتا ہے، وہ کتابوں میں محفوظ ہے۔ انسانی تہذیب اور ثقافت کی ترقی کا تمام تر انحصار کتابوں پر ہے۔ بوں کی اہمیت اور افادیت کا کوئی بدل نہیں ہے۔ اچھی کتابیں انسان کو حیوانیت سے نیکی اور بھلائی کی ـ لاتی ہیں۔ اس کے اندر کی سچائیوں اور اچھائیوں کو اُجاگر کر کے اسے اخلاقی اور تہذیبی اعتبار سے بلند کرتی اور اس طرح وہ اپنے ملک، سماج اور انسانوں کے لیے مشعل راہ بناتی ہیں۔ کتابیں ہمیں متأثر کرتی ہیں اور ے ذہن پر دوررس اثرات مرتب کرتی ہیں۔

کتابیں انسان کو تفریح طبع کا سامان بھی فراہم کرتی ہیں۔ تفریح طبع سے مراد یہاں محض ہنسنا یا دل بہلانا ں بلکہ مسرت سے بصیرت تک کے حصول کا ہے۔ جو کتابیں قارئین کے اذہان کو گہرائی سے چھو لیتی ہیں اور کے دل کو گرما دیتی ہیں اصل معنوں میں تخلیقی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ جو کتابیں قاری کو جتنی گہرائی میں لے جاتی وہ اتنی ہی دستاویزی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ اس طرح ہلکے پھلکے ادب یا مقبول عام ادب کی اہمیت بھی کم نہیں ۔ ایسا ادب انسان کے ذہنی تناؤ کو بڑی حد تک کم کرتا ہے اور اس کے مایوس دلوں کو خوش کر دیتا ہے۔

اچھی کتابیں انسان کو علم اور تفریح فراہم کرتی ہیں۔ سائنس، کامرس، آرٹ اور قانون کی کتابیں انسان کے علم میں اضافہ کرتی ہیں۔ انہیں پڑھ کر انسان اپنے اندر کی طاقت کا احساس کرتا ہے۔ سچّی بات یہ ہے کہ کتابیں ہماری سچّی راہنما ہیں وہ ہمیں نئی معلومات اور اسرار و رموز کا عرفان بخشتی ہیں، ساتھ ہی غور اور فکر کے لیے ہمیں آمادہ بھی کرتی ہیں۔ کتابیں ہمیں اپنے شکوک کو دور کر کے ہمارے اندر اعتماد پیدا کرتی ہیں۔ گاندھی جی ''گیتا'' کو ماں کا درجہ دیتے تھے۔ کیوں کہ مشکل ترین حالات میں کتاب ان کی راہنمائی کرتی تھی۔ کتابیں ایسی راہنما ہیں جو نہ تو سزا دیتی ہیں، نہ غصّہ کرتی ہیں اور نہ بدلے میں کچھ مانگتی ہیں، بلکہ اپنا تمام امرت دینے میں کوتاہی نہیں کرتیں۔

کتابیں انسان کو سچا آرام اور سکون اور خوشی بخشتی ہیں۔ کتابوں سے محبت کرنے والے سب سے زیادہ خوش رہتے ہیں۔ وہ زندگی میں کبھی ''کھونے'' کا تجربہ نہیں کرتا اس لیے کتابوں پر پورا بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

افکا اور نظریات کے تصادم میں کتابیں ہی اوزار کا کام کرتی ہیں۔ کتابوں میں پیش کیے گیے نظریات سماج اور معاشرے کو بدلنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ سماج میں تمام تر تبدیلی اور انقلابات کسی نظریے کے تحت ہی آتے ہیں۔ ان کی جڑ میں کوئی نہ کوئی فکر یا نظریہ ہی ہوا کرتا ہے۔ عمدہ کتابیں سماج میں نئی سوچ کو پیدا کرتی ہیں اور سماج میں عام بیداری لانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ کتابوں کا مطالعہ انسان کی فکر کو بلندی اور آزادی بخشتا ہے اور اس کو رفیع الشان افکار عطا کرتا ہے۔

کتابیں بقائے دوام کی حیثیت رکھتی ہیں جو پچھلی نسلوں کے تجربات کو صحیح تناظر میں نئی نسلوں تک پہنچاتی ہیں۔ علم کے سرمایے کو کوئی بھی نہ تو برباد کرسکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ مختصراً کہا جاسکتا ہے کہ کتابیں ہمارا بیش قیمت سرمایہ ہیں۔

سوالات:

(a) کتابیں ہمارا قیمتی اثاثہ کیوں ہیں؟

(b) مصنف کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ : ''کتابیں تفریح کا نہایت عمیق ذریعہ ہیں'' 12

(c) کتابیں ہماری سچّی راہنما کیوں ہیں؟ 12

(d) گاندھی جی ''گیتا'' کو ماں کا درجہ کیوں دیتے تھے؟ 12

(e) کتابیں سماج میں نئی سوچ کو کیسے پیدا کرتی ہیں؟ 12

3Q. مندرجہ ذیل اقتباس کی تلخیص تقریباً ایک تہائی حصّہ میں (اردو میں) لکھیے۔ کوئی عنوان پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، خلاصہ اپنے لفظوں میں لکھیے: 60

دنیا میں کامیابی کا سب سے اہم ذریعہ سخت محنت ہے۔ ہم اپنے نصب العین سخت محنت کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں۔ دنیا عمل سے عبارت ہے اس لیے عمل ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ ہم کامیابی صرف اس وقت حاصل کر سکتے ہیں، جب سخت محنت کریں۔

سخت محنت زندگی کو تحریک دیتی ہے اگر ہم کام کی طرف سے بے نیاز ہو جائیں تو زندگی کا تحرّک رک جائے گا۔ کاہلی ہمیں اس طرح اپنے گھیرے میں لے لے گی کہ اس سے نجات مشکل ہوگی۔ جب کہ ایک محنت کش آدمی بہادری سے تمام مشکلوں کا مقابلہ کرتا ہوا، آگے بڑھتا ہے اور ہمہ جہت ترقی حاصل کرتا ہے۔

ایک محنت کش آدمی تقدیر میں پناہ نہیں لیتا اور محنت شاقّہ کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔ وہ مایوس نہیں ہوتا، اگر محنت شاقّہ کے باوجود کامیابی نہیں ملتی، وہ اپنی ناکامی کے اسباب تلاش کرتا ہے تاکہ وہ ان پر قابو پا سکے اور کامیابی حاصل کر سکے، اس دنیا میں ہمیں ہر قدم پر جد و جہد کرنی ہوتی ہے اور اپنا راستہ ہموار کرنا ہوتا ہے۔ ہم چاہے جتنے بھی مضبوط اور رسوخ دار ہوں یہ ہم کو کامیابی کے راستے پر آگے نہیں بڑھا سکتا اگر ہم سخت محنت سے کام نہیں کرتے۔ تمام بڑے لوگوں کی کامیابی کی بنیاد میں ان کے کام کی طاقت اور قوت میں پوشیدہ ہے۔

ہمارے معاشرے میں بہت سارے لوگ تقدیر پرست ہیں۔ اس طرح کے لوگ معاشرے میں ترقی کی

راہ میں روڑے بن جاتے ہیں۔ اس دنیا میں کبھی کسی تقدیر پرست نے کوئی بڑا کارنامہ انجام نہیں دیا، تمام ایجادات، تحقیقات اور تخلیقات صرف سخت محنت کی بنا پر ہی ممکن ہوسکی۔ ہمارے ماخذ اور ہماری صلاحیت تنہا محرکات ہیں جو ہمیں راہ کی تلاش میں مدد کرتے ہیں، لیکن ہم محنت سے ہی اپنی منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔

ہم شہرت اور دولت دونوں صرف اپنی محنت سے حاصل کرتے ہیں۔ جب ہم اپنی ذمہ داری نبھانے کے لیے محنت کرتے ہیں تو ہمیں گہری مسرت ملتی ہے۔ ہمارے داخل کی ساری آلائش دھل جاتی ہے اور ہم گہرے سکون کا تجربہ محسوس کرتے ہیں۔ کسی محنت کش کے لیے کوئی مذہبی رسم اہم نہیں ہوتی۔ اس کا مقصد ذمہ داری کے راستے پر آگے بڑھنا ہے۔ جب دن بھر کی محنت کے بعد ایک کسان شام میں اپنی جھونپڑی میں بیٹھ کر کوئی گیت گاتا ہے تو وہ ایک الہامی موسیقی تخلیق کرتا ہے۔

جسمانی محنت، تسکین دیتی ہے اور جسم کو صحت مند رکھتی ہے۔ آج کل جسمانی محنت کی کمی کے باعث انسان مختلف طرح کی بیماریوں میں گھرا ہوا ہے کیونکہ وہ جسمانی محنت نہیں کرتا۔ جسمانی محنت ہر ایک کے لیے ضروری ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جو جسمانی محنت کرتے ہیں، لمبی زندگی پاتے ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ایک صحت مند ذہن، ایک صحت مند جسم میں ہی رہتا ہے۔

ایک صحت مند آدمی بہت سنجیدہ حقائق کو بھی بہت آسانی سے قبول کرتا ہے۔ وہ مشکل صورت حال میں بھی مایوس نہیں ہوتا بلکہ قوت کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتا ہے، وہ تمام مسائل کے حل تلاش کرلیتا ہے۔ ذہنی محنت کو سمجھنے کے لیے ہمارے ''رِشی'' مراقبہ کرتے تھے اور عوامی فلاح کے متعلق غور و فکر کرتے تھے۔

سخت محنت کے ایک اور امتیازی معنی ہیں اس مفہوم میں کام بارآور اور غیر بارآور دونوں ہوسکتا ہے یعنی کسان اپنے کھیت پر بہت سخت محنت کرتا ہے یہ بارآور کام کے ضمن میں آتا ہے اور وہ محنت جو کھیل کھیلنے یا کسرت کرنے میں لگائی جاتی ہے اسے غیر بارآور کام کہہ سکتے ہیں۔ یہ کام بھی اپنی ایک اہمیت رکھتا ہے۔ گاندھی جی کہتے ہیں اگر کوئی کام کرنا ہے تو کیوں نہ بارآور کام ہی کیا جائے۔ اس طرح گاندھی جی نے ہر طرح کے کام کا لطف اُٹھایا۔

صرف وہ ملک ترقی کرتے ہیں جس کے باشندے محنت کش ہوتے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے خوفناک تجربے کے بعد جاپان اور جرمنی نے اپنے ملکوں کو صرف اپنی محنت سے دوبارہ تعمیر کیا ہے۔

حاصلِ کلام یہ ہے سخت محنت زندگی کی خوشی اور تخلیق کی بنیاد ہے۔

(594 لفظ)

20 .4Q مندرجہ ذیل اقتباس کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔

مشہور مجاہدِ آزادی راج شری پُرشوتم داس ٹنڈن نے ۱۹۱۹ میں الہ آباد میونسپلٹی کے چیئرمین کی ذمہ داری قبول کی۔ یہ ان کے لیے مشکل گھڑی تھی کیوں کہ وہ میونسپل بورڈ کے صدر تو تھے لیکن انگریزوں کا اتنا رعب اور دبدبہ تھا کہ عام ہندوستانی کا ان کے درمیان کام کرنا ایک دشوار مرحلہ تھا۔ اپنی ذمہ داریوں کو سنبھالتے ہی ٹنڈن جی نے دیکھا کہ فوجی چھاؤنی والے پانی کا استعمال تو کرتے ہیں مگر ٹیکس ادا نہیں کرتے۔ انہوں نے فوجی چھاؤنی کے دفتر کو یہ نوٹس بھیجا کہ اگر ایک ماہ کے اندر ٹیکس جمع نہیں کیا گیا تو انھیں پانی دینا بند کر دیا جائے گا۔

اس نوٹس سے فوجی چھاؤنی، پورے شہر اور میونسپلٹی کے دفتر میں تہلکہ مچ گیا۔ مقامی اخبارات نے بھی ٹنڈن جی کے مذکورہ بیان اور نوٹس کو نمایاں طور پر شائع کیا۔ چھاؤنی کے پانی کا کنکشن کاٹنے کے آخری دن کئی فوجی افسر، میونسپل بورڈ کے دفتر پہنچے اور ان میں سے کسی اعلیٰ افسر نے ٹنڈن جی سے کہا کہ آپ چھاؤنی کا پانی بند نہیں کر سکتے۔ ٹنڈن جی نے بڑے سکون سے جواب دیا کہ اگر آج ٹیکس جمع نہیں کیا گیا تو کل پانی کا کنکشن کاٹ دیا جائے گا۔

اعلیٰ افسر غصّہ میں خوب چیخا چلّایا لیکن ٹنڈن جی آرام سے بیٹھے رہے۔ آخر کار تمام فوجی افسر وہاں سے چلے گئے۔ دفتر میں سنّاٹا پھیل گیا۔ سب لوگ ٹنڈن جی کی پُرسکون اور صبر آزما طبیعت پر ششدر تھے۔

دوسرے دن فوجی چھاؤنی کے افسر نے پانی کا ٹیکس جمع کرا دیا۔

20

.5Q حسبِ ذیل اقتباس کا اُردو میں ترجمہ کیجیے۔

In ancient times in most civilized countries, for example, in Egypt, Iraq, India, China and in the Roman Empire, many great irrigation works were constructed. In very hot countries water is even carried in underground channels to prevent it from being evaporated by the sun's heat. In modern times, great dams have been built across rivers and these are used for more than one purpose, hence they are called multipurpose undertakings. Firstly, such dams help to prevent floods, by controlling the amount of water which rushes down a river in the rainy season. This also prevents an enormous amount of damage and loss to farmers. Secondly, by storing up great quantities of water in the artificial lakes behind the dams, irrigation can be provided for many acres of land in the dry season, so that crops can be grown where none would have grown before. Thirdly, the people in the towns and cities in the neighbourhood can be certain of getting a sufficient supply of water for drinking and other purposes, even in the driest weather. Fourthly, the water stored up behind the dams is made to generate electric power by letting it run through turbines.

.6Q (a) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیے : 2×5=10

(i) تشبیہہ کی تعریف کرتے ہوئے، اسے مثالوں سے واضح کیجیے۔ 2

(ii) استعارہ کی تعریف لکھیے اور اسے مثالوں سے واضح کیجیے۔ 2

(iii) مجازِ مُرسل کی تعریف کیجیے اور مثالیں بھی دیجیے۔ 2

(iv) اسم عام اور اسم خاص کے فرق کو ظاہر کیجیے۔ اور مثالیں بھی دیجیے۔ 2

(v) تلمیح کسے کہتے ہیں؟ ایک شعر بطور مثال پیش کیجیے۔ 2

(b) درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے : $2 \times 5 = 10$

(i) ابتدا 2

(ii) ظاہر 2

(iii) حلال 2

(iv) آغاز 2

(v) الفت 2

(c) مثنوی کی تعریف کیجیے اور اُردو کی دو مشہور مثنویوں کے نام مع مثنوی نگار لکھیے۔ 10

(d) درج ذیل مشہور کتابوں کے مصنف کے نام بتائیے : $2 \times 5 = 10$

(i) سب رس 2

(ii) آگ کا دریا 2

(iii) اُردو شاعری پر ایک نظر 2

(iv) آبِ حیات 2

(v) عودِ ہندی 2